

بابصیر یا قدیریہ یا رشیدیہ

۷۸۶
۹۱۷

یادگار یا معیشت یا معین المدد

بعد موت زندگی اور

اسلام میں ایصالِ ثواب

از

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین و ملت محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم

حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی شاہ پیر

سید محمد انتخاب حسین

قدیری نعیمی اشرفی مداری مدظلہ البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ مراد آباد شریف

ناشر

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا۔ فون: 0591-2316405

ملنے کا پتہ: قدیری اکیڈمی، خانقاہ قدیریہ پیشی کھارڑی سورت گجرات

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف۔

افتنساب

شہر علم و عرفاں کی وہ عبقری شخصیت جس کی ولایت کی تصدیق ان کے جدر و حانی سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور

شاہ جی محمد شیر میاں

رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ قطبِ پیلی بھیت شریف نے قبل از ولادت عطا فرمائی تھی۔

وہ ذات گرامی ہے سیدنا حضور شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ

سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ

شہزادہ سیدنا حضور تاج الاولیاء قطبِ زماں حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ

سید محمد عبدالقدیر میاں

رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف

ہر وقت جن کے چہرہ پر وقار سے انوار ولایت کا اظہار ہوتا ہے۔
جن کی سیرت سیرت احمد مختار کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔

افتنساب

انسان کی دوزندگیاں ہیں ایک قبل موت اور ایک بعد موت۔ انسان کو دونوں زندگیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس زندگی کو تو ایمان اور اعمالِ صالحہ سے سجایا جائے اور بعد والی زندگی کو صدقات جاریہ اور ایصالِ ثواب سے آراستہ کیا جائے۔ ایصالِ ثواب کا ماحول بنایا جائے۔ تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی، قل شریف، میلاد شریف، گیارہویں شریف، یہ سب ایصالِ ثواب ہی کے نام ہیں۔ شبِ برأت کا حلوہ، محرم شریف کا کھجڑا و شربت، کوئٹہ کی نیاز یہ بھی سب اسی ایصالِ ثواب میں داخل ہیں۔
تفصیلات آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

الحمد لله الملك الوهاب۔ الرحمن الرحيم الثواب۔ والصلاة والسلام على حبيبہ
الانتخاب۔ لا تطير له ولا مثيل له ولا جواب والہ واصحابہ الی یوم الحساب۔ اما بعد۔
پیدا ہونا، مرنا یہ تو سب کے نزدیک مسلمات میں سے ہے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص نہ تو ولادت کا
منکر ہے اور نہ موت کا۔ ”مرنا ہے“ یہ سب ہی جانتے ہیں لیکن کب مرنا ہے اور مرنے کے بعد
پھر زندہ ہونا ہے اس بارے میں اسلامی نظریات عام مذاہب سے مختلف ہیں۔ ہر کس و نا کس
کو تو معلوم نہیں کہ کب مرنا ہے مگر خاصانِ خدا جانتے ہیں کہ کب مرنا ہے۔

چنانچہ سیدنا تاج العرفاء غوثِ زمان حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد عبد البصیر میاں عرف سیدنا
حضور اللہ میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بھیت شریف نے اپنے وصال کی خبر پہلے عطا فرمائی۔
روح نکلنے کے بعد سے مردہ مردہ ہی ہوتا ہے اور دفن کرنے تک مردہ ہی رہتا ہے مگر دفن کے
بعد جب اتنا وقت گزر جائے کہ آدمی چالیس قدم چلے تو قبر میں منکر نکیر و فرشتے آ جاتے ہیں
اور وہ اس مردے کو جگاتے ہیں اور اس کی برزخی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مردہ جب گھر میں رکھا ہوتا ہے تو کوئی نہ اسے سلام کرتا ہے اور نہ ہی اسلام کا
کوئی تقاضہ و مطالبہ ہے کہ مرنے والے کو سلام کرو۔ میت گھر میں رکھی ہے اعزاء اقرباء آ رہے
ہیں دیکھ رہے ہیں اور رورہے ہیں بلکہ رہے ہیں کلمہ طیبہ شریف پڑھتے ہیں مگر کوئی مرنے
والے کو سلام نہیں کرتا۔ یہ مردہ ابھی چار پائی پر تھا اس چار پائی سے ”تخت غسل“ پر آ گیا مگر
اب بھی وہی روش ہے کوئی اس کو سلام نہیں کرتا۔ میت کو نہلا نافرہ کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے
غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ جس تختے پر مردے کو نہلا نہیں تین یا پانچ یا سات بار
اسے خوشبو سے دھونی دیں۔ جس برتن میں دھونی ہو اسے تخت غسل کے ارد گرد پھرائیں۔

پھر میت کے جسم پر ناف سے لیکر گھٹنوں تک کپڑا ڈھانک کر اسکے کپڑے اتار لیے جائیں، اور
نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردے کو استنجہ کرائے پھر وضو کرائے۔ منہ دھلائے، ہاتھ
کہنوں سمیت دھلائے، پھر مسح کرائے، پھر دونوں پاؤں دھوئے، روئی بھگو کر ناک، دانت،
مسوڑھوں، ہونٹوں کے اندرونی حصوں پر پھیر دیں۔ گلِ خیر سے یا پاک صابن یا صبر فانی

سے سر کو دھوئیں پھر بائیں کروٹ لٹا کر پیری کا پانی سر سے لیکر پاؤں تک بہائیں، پھر دائیں
کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک پیری کا پانی بہائیں۔ پھر سہارا دیکر مردے کو بٹھائیں اور آہستہ
آہستہ پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کہیں نجاست لگے دھو ڈالیں۔ اور پھر اخیر میں سر سے پاؤں تک
کافور کا پانی بہا دیں۔ پھر اسکے بدن کو پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ دیں۔ ایک مرتبہ
پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت۔ جہاں نہلائیں وہاں پرودہ کر لیں۔ نہلانے
والے ہی موجود ہیں۔ نہلانے والے راز دار ہوں۔ نہلاتے وقت خوشبو لگائیں مستحب ہے۔

بعد فراغت غسل مسہری میں کفن پوش جنازے کے روپ میں آ گیا۔ میت کو کفن دینا فرض کفایہ
ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔ (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مردے کیلئے سنت
تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص۔ اور عورت کے لئے پانچ کپڑے سنت
ہیں۔ تین تو وہی جو مرد کیلئے ہیں اور (۴) اوڑھنی (۵) سیدہ بند۔ کفن کفایت مرد کیلئے دو
کپڑے ہیں۔ لفافہ، ازار۔ اور عورت کیلئے تین: لفافہ، ازار، اوڑھنی یا لفافہ، قمیص، اوڑھنی۔

کفن ضرورت یہ کہ اتنا ہو سکے کہ اس سے سارا بدن ڈھک سکے۔ لفافہ اتنا بڑا ہو کہ سارا
پاؤں کی طرف میں باندھ سکیں۔ کفن اس معیار کا ہونا چاہیے کہ مرنے والا جس معیار کا کپڑا
جمعہ و عیدین کو پہنتا تھا۔ اور عورت کا کفن اس معیار کا ہونا چاہیے کہ جس معیار کے کپڑے پہن
کر وہ میکے جاتی تھی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں دُفناؤ۔

اب بھی آخری دیدار تو کرتے ہیں مگر کوئی سلام نہیں کرتا۔ جنازہ نماز جنازہ کیلئے چلا۔ ایک غیر
شرعی آواز آئی ”بھائیو! آہستہ چلو“ جبکہ اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جنازے کو تیز درمیانی انداز
سے لیکر چلا جائے کہ میت کو جھٹکے نہ لگیں اور جلد دفنا دیا جائے چونکہ مصلحت یہی ہے کہ
خدا انھو استغاثہ لا ش متغیر نہ ہو جائے۔ حکمت یہ ہے کہ مومن کو قبر میں دیدار رسول کرنا ہے لہذا اسے
جنتی جلدی اس سعادت سے بہرہ مند ہونے دیا جائے اچھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو
چالیس قدم جنازے کو لیکر چلے اسکے چالیس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں
ہے جو جنازے کے چاروں پاؤں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی پچاسی مغفرت فرمائے گا۔ ہر

پائے کو کاغذ صاف اور دس دس قدم چلیں۔

جنازہ قبرستان پہنچ گیا۔ نماز جنازہ کا اہتمام ہوا۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے ایک نے بھی پڑھ لی سب بری الذمہ ہو گئے۔ نماز جنازہ کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ بعض لوگ جو قتل پر کھڑے ہو جاتے ہیں اگر جوتے پاک ہیں تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی چاہے کیسا ہی گنہگار ہو۔ سوائے چند کے: باغی، ڈاکو جو ذکیقتی ڈالتے ہیں مرگیا، ناحق پاسداری کرتے ہوئے مرنے والا، جس نے کئی شخصوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو، جس نے ماں باپ کو قتل کیا۔ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔ اگر چند جنازے ہیں تو سب کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھائی جاسکتی ہے۔ سبکی نیت کر لی جائے۔

میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا تو قبر پر نماز پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے چاہے بعض نمازی مسجد میں ہوں۔ حدیث شریف میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ ایسے ہی عام راستے پر اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ منع ہے جبکہ زمین کا مالک منع کرتا ہے۔ سادات کرام و علماء کرام کی قبور پر قبے بنانا جائز ہے۔ دفن کے بعد قبر پر سر ہانے سورۃ بقرہ شریف کا پہلا رکوع اور پانچویں آخری رکوع پڑھیں۔ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ اگلے رہنے سے میت کو انس ہوتا ہے اور نکیرین کے جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اور میت کے لئے دعاء استغفار کریں اور دعا کریں کہ سوالات نکیرین کے جوابات میں ثابت قدم رہے۔

دفن کے بعد قبر پر اذان دینا بزرگوں کا طریقہ ہے۔ سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ ملفوظات عزیزی صفحہ ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ بزرگوں کا عمل ہے کہ قبر پر بعد دفن اذان کہتے ہیں۔

قبر پر بیٹھنا، سونا، چٹنا، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان، میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس سے گزرنا جائز ہے۔ قبرستان میں جوتا یا کفن کرنا منع ہے۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جوتا

پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا جوتے اتار دے نہ تو قبر والے کو ایذا دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔ عہد نامہ یا شجرہ شریف قبر میں رکھنا جائز ہے۔ کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز ہے اور مغفرت کی امید سے میت کے سینے اور پیشانی پر تسبیہ لکھنا جائز ہے۔ اور پیشانی پر تسبیہ شریف اور سینے پر کلمہ طیبہ لکھیں۔

نماز جنازہ ہوگئی، دفن کر دیا گیا کسی نے مُردے کو سلام نہ کیا۔ مگر جوں ہی چالیس قدم چلنے کی برابر وقت گزرا اور پھر قبر کی طرف واپسی ہوئی تو اسلام کا ضابطہ یہ ہے کہ قبر والوں کو سلام کرو اور کہو: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ۔ وہ وقت گیا جب یہ مُردہ تھا، اب حیات سے پھر مالا مال ہے اور عالم برزخ میں زندہ ہے۔ اور اب پھر آپکا دینی رشتہ و معاملہ موجود ہے جس طرح آپ اسکی زندگی میں اُسے سلام کرتے تھے اب بھی آپ اُسے سلام کریں، زندگی میں آپ اسے کھانا کھلاتے تھے کپڑے پہناتے تھے اب ان چیزوں کا اس کیلئے ایصال ثواب کریں۔

پندرہویں صدی ہجری اکیسویں صدی عیسوی کا پہلا اُردو ہندی ترجمہ قرآن کریم

بصیرۃ الایمان

جسمیں لفظی ترجمے کے ساتھ ساتھ سلاست اور ہندی میں بھی ترجمہ رکھا گیا ہے۔

تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ

قرآن کریم کی ہر آیت کی تفسیر، اتنی تفصیل سے کی گئی ہے کہ پڑھنے والا قرآنی مطالب کو بخوبی سمجھ سکے۔ قرآن کریم کی ہر آیت کی تفسیر یہ طرۂ امتیاز ہے۔ اس تفسیر و ترجمے کی زبان اتنی آسان ہے کہ ہر کس و نا کس باسانی مضامین قرآنی کو سمجھ سکے۔ ہر مسلمان کے گھر میں

اس ترجمے و تفسیر کا ہونا ضرورہ ہے۔ - صفحہ 1592: ہدیہ: 250

ایصال ثواب

اس موضوع پر اب ہم احادیث کریمہ نقل کرتے ہیں تاکہ آپ ایصال ثواب کی شرعی اسلامی حیثیت سے باثبوت مطمئن ہو جائیں۔ یا پھر آپ کی معلومات میں اضافہ ہو جائے۔

اب آپ جم کر احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس باب میں ہم نے صرف ترجموں پر قناعت کی ہے۔ اگر ہم عربی عبارات کے ساتھ لکھیں تو اس کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی۔

(۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے کے مشابہ ہوتی ہے، جو فریاد کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اپنے والدین اور برادران، اولاد و احباب کی دعاؤں کا انتظار کرتی ہے۔ تو جب اس کو وہ دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بھی پیاری ہوتی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعا و پہنائوں جیسی پہنچاتا ہے اور بے شک مردوں کی طرف زندوں کا تحفہ ان کے لئے مغفرت چاہتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۰۶)

(۲) حدیث شریف: سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو گیا، تو کونسا صدقہ افضل ہے۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا پانی۔ تو ان کی طرف سے ایک کنواں تیار کرایا گیا۔ فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۶۹)

(۳) حدیث شریف: سیدنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ بیشک میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی۔ تو کیا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے کچھ صدقہ کر دوں تو اس کو ثواب ملے گا۔ حضور پر نور نے فرمایا ”ہاں“۔

(مشکوٰۃ شریف ۱۷۲، بخاری شریف ۱۵۴، مسلم شریف ۲۲۳)

(۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب انسان انتقال کر جاتا ہے تو اس کا عمل بند ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں صدقہ نافلہ، علم، جس

سے نفع حاصل کیا جائے، صالح اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو۔ (جامع صغیر جلد ۱، ۲۹)

(۵) حدیث شریف: میری امت مرحومہ ہے۔ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور وہاں سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کو گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۴۳)

(۶) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ اہل قبور سے ان کی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۶۹)

(۷) حدیث شریف: جب کوئی نفس صدقہ کرتا ہے اپنے والدین کی طرف سے تو وہ ان کے لئے اجر ہوگا اور اولاد کے اجر میں سے کچھ کم بھی نہ ہوگا۔ (طبرانی شریف)

(۸) حدیث شریف: جس قوم کا آدمی مر جائے اور وہ اس کی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبریل امین اس کو نور کے قنار میں ہدیہ لیکر قبر کے کنارے پہنچا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، اے گہری قبر والے ایہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے۔ تو وہ متوجہ ہوتا ہے اور پھر وہ اس پر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے پڑوسی رنجیدہ ہوتے ہیں، جن کی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی۔ (شرح الصدور)

(۹) حدیث شریف: یا رسول اللہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کریں اور حج کریں اور ان کیلئے دعا کریں تو کیا یہ ان کو پہنچے گا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ضرور پہنچے گا اور وہ اس ثواب سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہاری طرف کوئی ہدیہ کیا جائے اور وہ خوش ہوتا ہے۔ (مرآۃ المفلاح ۳۶۳)

(۱۰) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کو جو اس کی نیکیوں سے اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے وہ علم ہے جس کی اس نے اشاعت کی یا نیک اولاد ہے جس کو وہ چھوڑ گیا ہے یا قرآن شریف ہے جس کو اس نے کسی کو دے دیا ہے، یا مسجد ہے جس کو اس نے بنایا ہے یا مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لئے تیار کیا ہے یا نہریں ہیں جس کو اس نے جاری کیا ہے، صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے وہ اس کو موت کے بعد پہنچے گا۔ (شرح الصدور ۱۲۷)

(۱۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو قبرستان میں پہنچے اور پھر سورۃ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اہل قبور سے عذاب ہٹا کر دے گا، اور اس کو ان کی مقدار کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ (شرح الصدور ۱۳۷)

(۱۲) حدیث شریف: حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ جو انتقال کر گئی ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ مقبول ہوتا؟ عرض کیا ہاں۔ تو حضور انور ﷺ نے اس عورت کو اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنے کا حکم فرمایا۔ (شرح الصدور ۱۴۹)

(۱۳) حدیث شریف: ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے والد کی طرف سے غلام آزاد کروں اور میرے والد انتقال کر چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہاں۔ (شرح الصدور ۱۴۹)

(۱۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سعد اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ پہنچے گا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا "مخرف باغ" میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ (ترمذی شریف ۸۵، شرح الصدور ۱۴۸)

(۱۵) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قطعی طور پر صدقہ دے تو اپنے والدین کی طرف سے دے کہ وہ ان دونوں کے لئے اجر ہوگا اور اس کے اجر میں سے کچھ تم بھی نہ ہوگا۔ (شرح الصدور ۱۴۸)

(۱۶) حدیث شریف: سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ وہ حضور انور ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں عید قرباں کے موقع پر حاضر تھے۔ تو جب حضور انور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمادیا اور مہر شریف سے اترے تو ایک بکری حاضر کی گئی۔ حضور انور ﷺ نے اسے ذبح فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان

افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکیں۔ (ابوداؤد شریف و ترمذی شریف)

(۱۷) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ جنتی عرض کریگا اے میرے مالک یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ تعالیٰ فرمایا گناہ تیری اولاد کی وجہ سے جس نے تیرے لئے استغفار کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۰۶)

(۱۸) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ کی عادت کریمہ تھی، جب کسی میت کو دفن فرماتے تو اس کی قبر کے پاس ٹھرتے اور اس کیلئے دعا فرماتے۔ (تفسیر کبیر شریف جلد ۲ صفحہ ۷۱۰)

(۱۹) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے اسکو ان مردوں کی بدولت ان مردوں کی برابر ثواب ملے۔ (یعنی شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱، بشامی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)

(۲۰) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قبرستان جائے اور پھر سورۃ فاتحہ شریف اور درود شریف اور تکاثر شریف پڑھے اور کہے کہ یا اللہ جو کچھ میں نے تیرا کلام پڑھا اس کا ثواب قبرستان والے مسکین مسلمات کو پہنچے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے سفارش ہو گئے۔ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(۲۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے اور سورۃ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان مردوں سے مواخذہ ہٹا کر فرمائے گا اور جس قدر مردے قبرستان میں ہیں انکی تعداد کے برابر اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(۲۲) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورۃ یٰسین پڑھے تو اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (عمدہ القاری شرح بخاری شریف جلد ۱، ۷۵، ۸)

(۲۳) حدیث شریف: ایک شخص نے حضور انور ﷺ سے سوال کیا اور کہا میرے والدین ہیں اور میں حیات میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں اور مرنے کے بعد میں ان کے ساتھ کیا بھلائی کر سکتا ہوں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ان کے

ساتھ نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھو۔ (رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

(۲۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یوم عید، یوم جمعہ، یوم عاشورہ یا شب برأت ہوتی ہے تو مومنوں کی روئیں اپنے مکانوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہم کو یاد کرے، ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی جو ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانة الروایات)

یہ چوبیس انا دیث کریمہ فقیر قد پری نے ایصال ثواب کے تعلق سے تحریر کی ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ بھی ہے کہ تیسرے دن کے تعین کے ساتھ حضور انور ﷺ نے فاتحہ کا اہتمام فرمایا ہے۔ تو اس سلسلے میں بھی ایک روایت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ اوز جندی میں ہے کہ حضور انور سید عالم ﷺ کے فرزند سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک کھجور اور دودھ اس میں جو کی روٹی تھی لیکر حضور انور ﷺ کی بارگاہ یکس پناہ میں حاضر ہوئے اور حضور انور ﷺ کے نزدیک رکھا۔ آپ نے اس پر سورہ فاتحہ شریف اور تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھی یہاں تک کہ دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر پھیرا اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر۔ آپ نے حضرت ابوذر کو حکم فرمایا کہ اسے لوگوں میں تقسیم کر دو۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کھانے کا ثواب اپنے بیٹے کو بخشا۔ (ہدیتہ الحرمین باب ۱۳ صفحہ ۶۸، ۶۹)

ہدیتہ الحرمین جس کا حوالہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اس کتاب پر مکہ شریف اور مدینہ شریف کے ستائیس حضرات علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دستخط و مواہیر مبارکہ موجود ہیں۔ یوں تو خود حضرت ملا علی قاری حنفی کا اسم گرامی علماء و عرفاء میں مستند ہے۔

مذکورہ روایت کے بعد تو کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی تیسرے دن کے تعین کے متعلق اعتراض کرنے کی کیونکہ یہ براہ راست حضور انور سید عالم ﷺ پر حملہ ہوگا۔

تیسرا دن مقرر کر کے ایصال ثواب کرنا، کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا اور پھر اس کا لوگوں میں تقسیم فرمانا حضور انور ﷺ کی سنت کریمہ ہے۔

فاتحہ سوئم (تیجے) میں مسلمان سوا لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے ہیں اور کل مومنین و مومنات کو بہ وسیلہ حضور انور ﷺ ایصال ثواب کرتے ہیں۔ یہ مبارک عمل حدیث شریف کی روشنی میں کن برکتوں، رحمتوں، سعادتوں کا حامل ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے جو کوئی لا الہ الا اللہ ایک لاکھ مرتبہ پڑھے گا اور ثواب میت کو بخش دے تو وہ مردہ بخشا جائے گا اگرچہ سزا کے لائق ہی کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات مخدوم جہانیاں جلد ۲ صفحہ ۱۶)

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا تو وہ بخش دیا جائے۔ (شرح ملا علی قاری حنفی جلد ۲ صفحہ ۳۹۹)

اس کلمہ شریف کے بارے میں اور بھی روایات آئی ہیں اور ان احادیث کریمہ نے رحمتوں کا ساون برسا دیا کہ امت کی مغفرت کیلئے دربار رسالت سے کتنا آسان نسخہ تجویز فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بزرگان دین کے تجربات و مشاہدات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ کلمہ طیبہ کے ایصال ثواب سے اللہ والوں نے کیا کیا فیضان دیکھا ہے۔ آپ بھی پڑھئے اور چھوئے۔

سیدنا عارف باللہ حضرت محی الدین عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور انور کی یہ حدیث پاک پہونچی ہے کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ مغفرت کر دیا جائے گا۔ میں نے اس مقدار میں کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ مگر کسی کو ایصال ثواب نہ کیا تھا یہاں تک کہ میں ایک دعوت میں ایک جوان کے ساتھ شریک تھا جو مکافضہ میں مشہور تھا تو اس نے کھانا کھاتے کھاتے رونا شروع کر دیا میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو اس جوان نے کہا کہ بذریعہ کشف میں نے دیکھا کہ میرے ماں باپ عذاب میں مبتلا ہیں۔ حضرت عربی فرماتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں ”ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف“ کا ثواب نو جوان کے والدین کو بخش دیا تو وہ نو جوان ہنسنے لگا، میں نے

جوان سے پوچھا تو اس نے کہا اب دونوں سے عذاب اٹھا لیا گیا تو میں نے حدیث شریف کی صحت اس جوان کے کشف سے پہچانی اور اس جوان کے کشف کی صحت حدیث شریف سے معلوم کی۔ (شرح ملاحی قاری حنفی جلد ۲، ۳۹۹)

بخشش و مغفرت کے لئے یہ عمل تیرہ ہدف ہے اور اسلام کے اسی نظام کا ایک حصہ ہے کہ دنیا والے مرنے کے بعد دنیا سے جانے والوں کے کئے ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ ہمارے یہاں کلمہ طیبہ کے شمار کے لئے چنوں کا استعمال ہوتا ہے پس کلو بھنے ہوئے چھوٹے پنے لے لئے جاتے ہیں تو سوالا کھ کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ یہ پنے بھی عام تبرکات کی طرح تبرک ہیں ہر غریب امیر انہیں کھا سکتا ہے کیونکہ صدقہ نافلہ کے استعمال کا حق ہر مسلمان کو ہے۔ اگرچہ غریب النسب ہے مگر مالدار کے لئے کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔ وہ صدقہ واجبہ ہے جو مالدار نہیں کھا سکتا جیسے زکوٰۃ، فطرہ، یا نذر شرعی۔ اس موقع پر عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ نیاز و نفاذ کا کھانا تو غریب ہی کا حق ہے مالدار کو نہیں کھانا چاہیے۔ یہ یا تو لاعلمی و کم علمی کی بات ہے یا پھر ”دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ ہوا ہے“۔

حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سیدنا امیر الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے تیسرے دن، دسویں دن، چالیسویں دن، چھٹے مہینے اور سال بھر بعد کھانا دیا اور حضرات صحابہ کرام بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔

(ریاض الباقی صد جلد ۱۲، انوار ساطعہ ۱۳۵، حاشیہ خزائن الروایات)

اس روایت کی روشنی میں تو بات بالکل ہی صاف ہو گئی مگر ہم اپنے قارئین کو یہ بات ضرور بتا دیں گے کہ اگر ان تاریخوں کا تعین نہ بھی ہوتا تو بھی تاریخوں کا مقرر کرنا کوئی جرم نہ ہوتا کیوں کہ ہر نیک کام میں تعین ہوتا ہی ہے۔ سینکڑوں سالوں سے جامع مسجدوں میں جمعہ کی نمازوں کے اوقات مقرر ہیں جبکہ ظہر کے چار پانچ گھنٹوں میں کسی بھی وقت جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ تو مقرر کرنا اپنی آسانی کے لئے کوئی ناجائز کام نہیں ہے۔

ایصالِ ثواب کی عظیمتوں کو اور اجاگر کرنے کے لئے ایک روایت اور بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں رات کو قبرستان پہنچا تو میں نے بہت تیز روشنی پائی۔ میں نے کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کی مغفرت کر دی۔ تو دور سے ایک ہاتھ غیبی فرماتا ہے کہ اے مالک ابن دینار! یہ مسلمانوں کا اپنے بھائیوں کی طرف ہدیہ ہے۔ میں نے کہا تجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے گویائی عطا فرمائی مجھے کیوں نہیں بتاتا اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو اس نے کہا کہ ایک مرد مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی ان میں سورۃ فاتحہ شریف اور سورۃ کافرون شریف اور سورۃ اخلاص شریف پڑھی اور پھر یہ دعاء کی کہ اے اللہ میں نے انکا ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے بہہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے نور و ضیاء بہ وسعت و سرور مشرق و مغرب میں داخل کیا۔ حضرت مالک ابن دینار نے فرمایا کہ میں اس شب جمعہ میں ہمیشہ دو رکعت اس طرح پڑھتا رہا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں اے مالک ابن دینار! اللہ تیری مغفرت کرے اس نور کی برابر جو تو نے میری امت کی طرف کیا اور تجھے اس کا ثواب ملے اور اللہ تیرے لئے جنت میں گھر بنائے۔ جسکو منیف کہا جائے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا کہ عطل ہے اہل جنت پر۔ (شرح الصدور)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب پسندیدہ عمل ہے۔ اور مومنوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے اور ایصالِ ثواب کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور جسکو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے وہ بھی مالا مال ہوتا ہے۔

مرنے والے کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے؟ تو ہم اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ مرنے والے کے وارثوں سے دعوت کی طرح کھانا مانگنا ان سے تقاضہ کرنا وغیرہ غیر پسندیدہ عمل شرعاً بھی ہے اور اخلاقاً بھی۔ البتہ اپنی خوشی سے مرنے والے کے ورثاء اگر کسی سے کھانے کو کہیں تو غریب ہو یا امیر، رشتہ دار ہو یا محکمہ دار، مقامی ہو یا بیرونی بلاشبہ بلا جھجک کھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ کھانا کسی نابالغ وارث کے مال سے نہ ہو۔ اس سلسلے میں بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہماری رہنمائی

بلکہ صحابہ کرام میں بھی لفظ عرس بولا جاتا تھا۔

تیسرے روز فاتحہ کا اہتمام کرنا حضور انور سید عالم ﷺ کی سنت کریمہ ہے جیسا کہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت قاسم کی تیسرے دن فاتحہ کی اس طرح تمام امت کا اس پر اجماع ہو گیا ہے اور تمام امت تیسرے دن اس فاتحہ کا اہتمام کرتی ہے۔

ہندوستان کے جلیل القدر بزرگ سیدنا حضور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصال ہوا تو آپ کی فاتحہ تیسرے دن عالیشان پیمانے پر منعقد ہوئی۔ خود اسی خاندان کے چشم و چراغ سیدنا حضور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات میں ہے کہ: تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر جھوم تھا کہ حساب سے باہر کیا سی (۸۱) قرآن کریم کا شتم ہونا شمار میں آیا اور اس سے زیادہ ہی پڑھے ہوئے اور کلمہ شریف کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ (ملفوظات عزیزی)

ایک مومن اپنے اعمال صالحہ کا ثواب دوسرے مومن کو کر سکتا ہے اس سلسلے میں بھی کچھ معلومات پیش کرنا ضروری ہے۔

اہلسنت کے نزدیک انسان اپنے نیک عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ (شرح فقہ اکبر ۱۱۸)

سیدنا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما امیر المومنین سیدنا حضرت مولانا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ان کے وصال کے بعد غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (شرح الصدور ۱۲۹)

سیدنا حضرت صفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مردوں کو دعا کی ضرورت زندوں کے کھانے پینے سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲۷)

سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ فاتحہ شریف اور سورۃ ناس اور سورۃ الفلق اور سورۃ اخلاص پڑھا کرو اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ کہ بے شک وہ انہیں پہنچتا ہے۔ (شرح الصدور ۱۳)

اہلسنت و جماعت کے نزدیک انسان اپنے ہر نیک عمل کا ثواب اپنے قبر والوں کو پہنچا

سکتا ہے۔ نمازیں یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا قرآن و افکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے علاوہ اور کوئی اعمال صالحہ ہوں، تو میت کو پہنچے گا اور نفع دے گا۔ (طحاوی ۳۶۲)

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گنگہ گار مومن و مسلمان کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار

فاتحہ و درود اور صدقات و خیرات اس کیلئے لازم چیزوں میں شمار کریں۔ (تفسیر عزیزی ۱۸۲)

دنیا اسلام میں بعض مقامات پر سات دن مسلسل میت کی طرف سے صدقات کرتے ہیں۔ یعنی ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے اسکے بارے میں سیدنا خاتم المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد میت

کے لئے سات دن تک صدقہ کریں ہر وہ چیز دیں جو میسر آئے۔ (اشعۃ المعات ۶۳۳)

ایصالِ ثواب مختصر مگر ثواب کتنا، اسے رحمت خداوندی اور رحمت نبوی کی شان کہا جائے گا۔ چنانچہ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ:

سیدنا حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات میں مکہ شریف کے قبرستان میں گیا، ایک قبر پر سر لگا کر سو گیا تو قبرستان والوں کو دیکھا کہ حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں، میں نے کہا کہ کیا قیامت آگئی؟ ان لوگوں نے کہا نہیں، لیکن ہمارے بھائیوں میں

سے ایک شخص نے قل هو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب ہم کو بخش دیا ہے تو اس کو ایک سال سے ہم بانٹ رہے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲، ۲۸۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ خود انہیں کے قلم سے پڑیے۔ ترجمہ فقیر قدیری کا ہے:

بائیسویں بات مجھے میرے سردار والد ماجد نے خبر دی کہ میں ہر سال حضور انور ﷺ کے ایصالِ ثواب کیلئے کھانا پکوا کر لے جاتا تھا۔ ایک سال کچھ میسر نہ آ سکا جو میں اس سے کھانا

پکواتا تو میں نے بھنے ہوئے چنے منگوائے اور وہی لوگوں میں تقسیم کر دئے، تو میں نے رات کو حضور انور ﷺ کی زیارت کی تو میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ کے سامنے وہی

چنے بھنے ہوئے رکھے ہیں اور آپ بہت خوش اور بانشاہ ہیں۔ (الدار الثمین ۸)

ایصال ثواب میں یہ خصوصی انعام رب ہے کہ آپ ایک کو ایصال ثواب کریں یا ازل تا ابد تمام مومنین و مومنات کو، ثواب سب کو پورا پورا ہی ملے گا، تقسیم ہو کر نہیں۔

سیدنا حضرت علامہ ابن حجر کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص قبرستان والوں کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر ثواب بخشے تو فاتحہ کا ثواب انہیں بٹ کر ملے گا یا سب کو پورا پورا ثواب سورۃ فاتحہ کا ملے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت کا فتویٰ یہ ہے کہ سب کو پورا پورا ہی ثواب ملے گا اور یہی اللہ کے وسیع فضل کے لائق ہے۔ (رد المحتار جلد اول ۲۳۵)

گویا محفل کسی ایک کے نام سے منعقد ہوتی ہے اور ایصال ثواب سب کیلئے ہو جاتا ہے اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔ یہ اعتراض بھی اپنی موت آپ مر گیا کہ سیدنا حضرت امام حسین شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ بڑی دھوم دھام سے کرتے ہو مگر دوسرے بزرگوں کی فاتحہ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں سب کی فاتحہ ہوتی ہے اور خوب دھوم سے ہوتی ہے، محفل کا انعقاد چاہے کسی ایک کے نام سے ہو۔

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے اگر ایک کی روحانیت کے لئے صدقہ کر کے تمام مومنین کو شریک کرے تو سب کو پہنچے گا اور جس کی نیت سے دیا گیا ہے اس میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی، بیشک میرا مالک وسیع مغفرت والا ہے۔ (مکتوبات شریف جلد سوم ۵۴)

حضور مجدد پاک سرہندی فرماتے ہیں کہ تمہارے مرحومین بڑے احسان کرنے والے تھے۔ اب تم پہ لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دو اور دعا صدقہ سے ہر وقت ان کی مدد کرو۔ اس لئے کہ میت مثل ڈوبنے والے کے ہے، انتظار کرتا ہے اپنے رشتہ دارو احباب یا بھائی یا دوست کی دعاؤں کا جو اسے پہنچتی ہیں۔ (مکتوبات شریف جلد ۱۰، ۱۱)

حضور مجدد پاک سرہندی نے تو صدقہ و دعاء (فاتحہ و ایصال ثواب) کو لازم قرار دیا ہے۔ اگر اسی طرح لکھا جائے تو بہت بڑی کتاب تیار ہو جائے گی۔ اخیر میں اتنا اور لکھ دیا جائے کہ

مومنین کی قبروں پر پھول ڈالنا بھی اسلامی نقطہ نظر سے محبوب و مطلوب ہے اور اسلام اس کو پسند کرتا ہے کیونکہ اس کا بھی میت کو اور اہل میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کرتا تھا۔ پھر حضور انور ﷺ نے کھجور کی تر شاخ لی پھر اس کو قبر پر گاڑ دیا ہر ایک کی قبر پر۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ نے کیا کیا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ شاخوں کے ٹکڑے سوکھیں گے نہیں اس وقت تک ان پر عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

اس حدیث شریف کی روشنی میں قبروں پر ہری تر پھول پتیوں کا ڈالنا ثابت ہوتا ہے جو مسنون ہے۔ اسی حدیث شریف کے تحت سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: سیدنا حضرت بریدہ بن خلیب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں کھجور کی رکھی جائیں تو گویا انھوں نے فعل نبوی کی طرح برکت لینا چاہا۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱، ۳۸۶)

سیدنا اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نگرانی میں اپنے عہد کے جلیل القدر مفتیان کے ذریعہ فتاویٰ ہندیہ عرف فتاویٰ عالمگیری مرتب کرایا جو فقہ حنفی کا زبردست سرمایہ ہے اس میں ہے کہ:

گلاب کا خوشبودار پھول قبر پر رکھنا اچھا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۵، باب زیارت القبور) اب ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

گلاب کا پھول اور دوسرے پھولوں کا قبر پر رکھنا اچھا ہے اسلئے کہ وہ جب تک تر و تازہ رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں، اس سے مردے کا جی بہلتا ہے۔

(کنز العمال، فتاویٰ غرائب الصحیح المسائل ۲۰)

حدیث شریف: جس شخص نے مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے اس میت کو بخش دے گا اور پھول ڈالنے والے کے لئے نیکی لکھتا ہے۔

(شرح برزخ، ذوالفقار حیدریہ و سیلتہ النجابت ۲۲)

جسکی قبر پر پھول ڈالے جائیں اسے بھی فائدہ اور جوڑا لے اسے بھی فائدہ۔ ایک اور حوالہ: ہمارے بعض متاخرین احباب نے اس حدیث شریف کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ خوشبو والا پھول چڑھانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے۔ (طحاوی علی مرقا الفلاح ۳۶۴)

(وہی حدیث شریف جو بخاری و مسلم وغیرہ کے حوالے سے گزری۔)

ایصال ثواب اور اس کے متعلقات سب کے سب اسلامی شرعی حیثیت کے حامل ہیں اور تمام اولیاء کرام و بزرگان دین کا ان پر عمل رہا ہے۔

لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ ایصال ثواب کا اہتمام رکھیں۔ ایصال ثواب بہر حال ایصال ثواب ہے اور اس سے دنیا سے جانے والوں کا زبردست فائدہ ہے، اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو مذہبِ ابلسیت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین

قدیری نعیمی اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام میرے نبی ہیں عالی مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام انکا ہے جاری جگ میں نظام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام کل انبیاء کے وہ ہیں امام ممنون انکا ہر خاص و عام خیر الرسل ہیں خیر الانام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام کتنے فرشتے بہر سلام آتے ہیں در پر ہر صبح و شام یہ ہے نبی کا اونچا مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام جنکا محمد احمد ہے نام بھیجا ہے اپر سب نے سلام بھیجیں گے ہم بھی ان پر دام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام محشر کا دن ہے مشکل میں جان سو کھا گلا ہے سوکھی زبان ہمکو عطا ہو کوثر کا جام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام کچے سلامی آقا قبول رحمت کا کچے سب پر نزول کہتے ہیں ملکر سب خاص و عام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام کتنے قدیری تجھ سے غلام پوری لگن سے با احترام پڑھتے ہیں دل سے کر کے قیام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام